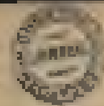
سالانہ قیمت تین روپیہ (محصول ...)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۹



نور افشاں

پرنٹر محمد اسمٰعیل صاحب ... پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹر ... میکلوڈ روڈ لاہور ...

جو خط و کتابت و ترسیل زر ... بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ ... بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار ہر روز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۹ جنوری ۱۹۲۵ء	نمبر ۲

رباعیات

[illegible]

نصیر

[illegible]

کیا وید ازلی ہیں؟

[illegible]

ہو گئی پیدا ہو جاتی ہو۔ کیونکہ وہ علیم کل اور محیط کل ہے۔ اگر وقت کبھی کی بابت ایسا خیال کیا جائے کہ کوئی چیز اُس کے علم و گیان سے جاتی بھی رہتی ہے یا پیدا ہونا ممکن ہو تو یہ اُس کی ذات کا ایک نقص ہو گا۔ لہٰذا کمال پس اسی صورت میں پایا جا سکتا ہے ہر ایک چیز کیا بلکہ ہر ایک مخلوق کا قول فعل اور خیال ایشور کے گیان میں ہمیشہ قائم اور موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ کائنات کو پیدائش کے بارے میں لکھتے ہوئے پنڈت جی فرماتے ہیں کہ جس طرح پہلے کلپ میں سورج اور چاند وغیرہ کل کائنات بنانے کا علم ایشور کی ذات میں موجود تھا اس کلپ میں بھی اُن کو اسی طرح بنایا ہے۔ کیونکہ ایشور کے علم میں کمی بیشی یا الٹ پھیر واقع نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ویدوں کی نسبت بھی ماننا چاہئے۔ (دیوبھاشیہ صفحہ ۱۰) اس سے ظاہر ہے کہ ویدوں کو کائنات کی دیگر اشیاء پر اس امر میں کسی قسم کی فضیلت یا فوقیت نہیں بلکہ برابری ہے۔ کیونکہ نہ صرف وید ہی بلکہ کائنات کی ہر ایک شے اُس کے گیان میں ہمیشہ قائم اور موجود رہتی ہے۔ پھر اگر اس مذکورہ وجہ سے ویدوں کو ازلی اور غیر فانی مانا جاتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ تمام جہان کے مختلف مذاہب کی کتابوں کو بھی سب کے سب ازلی اور غیر فانی مانا جائے۔ اس امر میں ویدوں کو اُن پر کیا ترجیح اور فضیلت ہوئی۔ اگر اُن کتابوں کا اور ان کے بنائے جانے کا علم ایشور کو نہ تھا تو یہ ظاہر کس طرح ہو گئیں۔ کیونکہ جس چیز کا وجود نہیں اُس کی نشانیں وغیرہ بھی نہیں ہو سکتیں۔ پنڈت جی کا یہ بیان کہ جس طرح پہلے کلپ میں ...... اس کلپ میں بھی اُن کو اسی طرح بنایا ایک خاص ثبوت اس امر کا ہے کہ جو مذاہب اور اُن کی کتابیں اس کلپ میں موجود ہیں وہ بھی اس سے پچھلے کلپ میں بھی تھیں۔ اور آئندہ کلپوں میں بھی ہونگی۔ یا پھر یہ کہنا پڑیگا کہ وید تو ہمیشہ ہی خدا کے علم میں ہمیشہ موجود اور قائم رہتے ہیں مگر دوسرے مذاہب کی کتابیں کسی اور ایشور کے گیان کی ایجاد ہیں اور گویا اُن پر یہ کہ اُس ایشور کی کائنات میں اُن مذاہب اور کتابوں کو پیدا کیا جسکو سماجی ایشور نے بنایا ہے۔ اور ہر کلپ میں برابر موجود رہینگے۔

(۲) ویدوں کی ازلیت اُن کے الفاظ کے ازلی اور غیر فانی ہونے سے ثابت ہے چنانچہ اس سوال کے جواب میں کہ چونکہ وید (شبد) لفظوں کا مجموعہ ہیں اس لئے اُن کا غیر فانی ہونا ممکن نہیں ...... اس لئے لفظ کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا بھی ماننا چاہئے؟ پنڈت جی مہاراج فرماتے ہیں "جواب۔ ایسا مت خیال کیجئے۔ لفظ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک نتیہ یعنی غیر فانی اور دوسرا کاریہ (موضوع) جو الفاظ و معنی اور اُن کا باہمی ربط ایشور کے گیان میں موجود ہے۔ وہ غیر فانی ہے اور جو الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے ہیں وہ موضوع ہیں۔ کیونکہ جس کا گیان (علم) اور کریا (فعل) دونوں غیر فانی طبعی اور ازلی ہوتے ہیں اُس کی تمام چیزیں بھی غیر فانی ہونی چاہئیں چونکہ وید ایشور کے علم سے ہیں۔ اس سے اُن کی نسبت فانی کہنا واجب نہیں؟ (دیوبھاشیہ صفحہ ۱۰) سوال یہ ہے کہ جو الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے ہیں کیا وہ اُن کے معنی اور اُن کا باہمی ربط ایشور کے گیان میں موجود نہیں ہوتے؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اُن کا علم ایشور کو یا تو ہوتا ہی نہیں یا اگر ہوتا ہے تو وہ اُس وقت ہوتا ہوگا جبکہ ہم اُن کو استعمال کرتے اور وہ موضوع ہوتے ہیں۔ دونو صورت میں ایشور کی ایشورتائی میں نقص لازم آتا ہے۔ یعنی الفاظ کی نسبت اُس کا علم کامل نہیں تو نقص ہے یا دوسرے الفاظ میں غیر فانی الفاظ کا علم ایشور کو حضوری ہے۔ مگر موضوع الفاظ کا علم حصولی یا اکتسابی ہے موضوع الفاظ کا علم تو حضوری نہیں ہوگا کیونکہ حضوری تو وہ الفاظ و معنی اور اُن کا باہمی ربط ہے جو ایشور کے گیان میں موجود ہے اور غیر فانی ہے۔ لیکن جو الفاظ ہم استعمال کرتے ہیں وہ موضوع ہیں وہ حصولی ہیں۔ کیونکہ نتیہ الفاظ کے مقابل میں جب وہ موضوع ہیں۔ لہٰذا وہ ایشور کے علم میں نہیں ہوتے۔ بعد میں اُس کے علم میں آتے ہیں۔ اس سے ایک تو صفت علم کا عیب آتا ہے جب تعالی ہونا لازم آئیگا۔ دوسرے قبل از حصول علم جہل اُس ذات پاک کا ماننا پڑیگا اور یہ دونوں محال ہیں پس ظاہر ہے کہ ہر قسم کے الفاظ اور اُن کے معنی اور اُن کے باہمی ربط کا خواہ وہ نتیہ ہوں یا موضوع علم ایشور کے گیان میں موجود ہے اور وہ غیر فانی ہے۔ ویدوں کے الفاظ کو موضوع الفاظ پر کوئی ترجیح نہیں۔ کیا ویدک الفاظ موضوع نہیں پھر جب پنڈت جی مہابھاشیہ کے مصنف کے اس مقولہ کو مانتے ہیں کہ دنیا میں جو الفاظ مشہور ہیں یا الفاظ دیگر جو الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے ہیں وہ سب غیر فانی ہیں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس قدر الفاظ ویدوں میں آئے ہیں اور نیز وہ الفاظ جو دنیا میں مشہور ہیں سب غیر فانی ہیں۔ تو کہنا کہ لفظ قسم کا ہوتا ہے وغیرہ کیسا فضول ہے۔ اس سے تو یہ ظاہر ہو گیا کہ نتیہ الفاظ اور موضوع الفاظ ہر دو قسم کے ازلی اور غیر فانی ہیں۔ لہٰذا ویدک الفاظ اور لوکک الفاظ ہر دو قسم کے ازلی اور غیر فانی ہیں۔ اس سے ویدوں کو کسی طرح سے دیگر الفاظ پر یا دیگر کتب سماویہ پر فوقیت نہیں اس طریق جیسے وید ازلی اور غیر فانی مانے جاتے ہیں ویسے ہی دوسرے مذاہب کی کتابیں بھی ماننی چاہئیں۔ پی۔ کے۔ ایں ابھویو

دیہاتی علم الاقتصاد

گزشتہ سے پیوستہ

پچھلے مضمون میں ہم نے ان باتوں پر غور کیا جو ہندوستان کی فضیلت کا باعث ہیں۔ لیکن اب ہم ایسی باتوں پر غور کرینگے جو کہ ہندوستان کی ترقی میں سد راہ ہیں۔

ہندوستان میں بھیڑ اور بکریاں بکثرت پائی جاتی ہیں بھیڑیں بہ لحاظ اعلیٰ قسم کی ہیں۔ اُن پر بہت عمدہ اون پیدا ہوتی ہے ایسی بھیڑیں دنیا میں بہت کم جگہ پائی جاتی ہیں۔ گھوڑے اور اونٹ بھی اچھی قسم کے پائے جاتے ہیں جو کہ بار برداری کے کام کے واسطے نہایت مفید اور کار آمد ہیں۔ بالخصوص اونٹ (دیکھو صفحہ ۱)

نور افشاں

مطبوعہ ۹ جنوری ۱۹۲۵ء

آلہی مذہب

بنی آدم میں ہرگز جھگڑا و فساد کا سبب نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان مذہبوں نے جو بنی آدم نے وضع کئے ہیں ایک آلہی مذہب کو چھوڑ کر بنی آدم میں جھگڑے فساد اور جنگ وجدل کے باعث بنتے چلے آئے ہیں۔ اُن کے بانیوں نے اپنے معتقدوں کے ہاتھ دوسروں کو برباد و تباہ کرنے کیلئے غارت و جدائی کی کتابیں دیکر قتل و خون کے دروازے کھول دئیے ہیں۔ ان مذہب کے معتقدوں نے دوسرے بنی آدم کی آزادی اور فعل مختاری کی نعمت کو برباد و تباہ کرنے کے لئے آجتک سر توڑ کوشش کی ہے۔ ان کا صرف یہ فرض رہ گیا ہو کہ مخالف عقائد کے ماننے والوں پر کفر و بیدینی کے فتوے دے دیکر اُن کو حقوق انسانی سے محروم کیا جائے۔ اُن کے جان و مال کو خطرے میں ڈالکر اپنی لوٹ بنایا جائے۔ ان مذہبوں کی آنکھیں اس بات سے نہیں کھلتی ہیں کہ خدا اُن کافروں اور بیدینوں کو دنیا میں پیدا کرکے اُن کو حیات و زندگی کے تمام اسباب دیتا رہتا ہے اکثر بے دین زیادہ خوشحالی کے اسباب رکھتے ہیں۔ مگر باطل مذاہب کے پیرو حقنہ خدا کے کام پر مجگاتے ہوئے خدا اور اس کے انتظام کا مقابلہ کرتے ہوئے یقین رکھتے ہیں کہ ہم خدا کی مرضی کو پورا کر رہے ہیں خدا نے گویا ان مذہبوں کو اپنی غلطیوں کی اصلاح کے لئے کوئی مذہب دیا ہے جیسے وہ اتفاق ہو گئے اپنے مذہب کو نہ ماننے والوں کو حقوق انسانی سے محروم کرکے خدا کو سبق پڑھاتے رہتے ہیں کہ وہ بے دینوں کو دنیا میں بھیجنے کی غلطی سے باز آوے۔ لیکن آجتک خدا نے ایسے مذہبوں کی اصلاح کو قبول نہیں کیا ہے۔

آلہی مذہب

یہ کسی دوسرے انسان کے جور و تعدی کا مطلق قائل نہیں جیسے تعلیم و تلقین جبر و ہوا مرے۔ اس میں انسانی فعل مختاری اور پسند یا ناپسندیدگی کا اختیار انسان کے اختیار میں ہے۔ آلہی مذہب انسان کے مجلسی یا خاندانی رشتوں کا نام نہیں جیسا آلہی مذہب انسان کے قومی یا ملکی تعلقات کا نام نہیں ہے آلہی آنسان سے خدا کے رشتے کا نام ہے۔ جیسے بغیر علم و محبت و اعتبار انسانی رشتے نہیں ہو سکتے۔ ویسے ہی بغیر علم و محبت و اعتبار کے انسان کا خدا سے رشتہ محال ہے۔ اس کے سوا انسان و خدا کا رشتہ باطنی و روحانی ہے جس کا علم صرف خدا اور رشتہ دار انسان کو ہی ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے آلہی مذہب میں اس آلہی رشتہ کے دوسرے انسانوں پر ظاہر کرنے کے لئے انسان کا انسان سے ایک ایسا رشتہ مقرر کیا گیا ہے جو انسان کے آلہی رشتہ کا آئینہ مظہر ہے۔

آلہی مذہب اور اس کے رشتے کی توضیح

اس میں شبہ نہیں کہ آلہی مذہب کل بنی آدم کے لئے ایک ہی ہو سکتا ہے۔ جو ہر ایک انسان کی سمجھ میں آسکتا ہے کہ انسان اسے آسانی سے مان سکے۔ انجیل مقدس میں اس مذہب کا حسب ذیل ذکر آیا ہے۔

اے اسرائیل سن۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے سارے دل اور اپنے سارے جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ دوسرا یہ کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔ مرقس ۱۲: ۲۹-۳۱۔ متی ۲۲: ۳۷-۴۰۔ لوقا ۱۰: ۲۵-۲۸۔

آیات مندرجہ صدر میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے مذہب کی توضیح کی ہے۔ اُس نے بتلایا ہے کہ ہر ایک انسان کے دو رشتہ دار ہیں ایک رشتہ دار خدا ہے اور دوسرا پڑوسی ہے۔ ان دونوں رشتہ داروں سے انسان کا رشتہ محبت کا ہے۔ لہٰذا مسیحیت ایک ایسا مذہب ہے جس کا اول حرف لفظ محبت ہی ہے۔ یہ محبت مسیحی اور خدا میں رشتہ ہے اور یہی محبت مسیحی اور پڑوسی میں رشتہ ہے۔ اس لئے مسیحیت خدا اور انسان کی محبت کا مذہب ہو یہی آلہی مذہب ہے دنیا بھر کے مذاہب اس آلہی مذہب کا جواب نہیں رکھتے وہ لوگ جو آجتک مسیحیت کو اپنے مطاعن کا نشانہ بناتے آئے ہیں آنکھیں کھول کر اس کی عالمگیر صداقت کا ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ یسوع مسیح کے اسلام و مسیحیت کا کہاں جواب پا سکتے ہیں؟

لمعات

بعض لوگ دنیا کی ہر ایک چیز کو گلابی رنگ کی عینک میں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اعلیٰ و نفیس ہے۔ دوسرے لوگ ہیں جو دنیا کی ہر ایک چیز کو دھواں رنگ عینک میں سے دیکھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ دنیا کی موجودہ حالت بالکل خراب ہے۔ دراصل دونوں فریق غلطی پر ہیں۔ (ڈاکٹر آربین)

ایک دانا انسان کے جواب دینے کی نسبت احمق بہت سے سوال پوچھ سکتا ہے۔ لیکن ایک دانا انسان ایسا کوئی سوال نہیں کر سکتا جس کا جواب کوئی احمق دے سکے۔

ہم جو نقصان خود اپنا کرتے ہیں اُسے آسانی سے معاف کر دیتے ہیں پر اگر دوسرا ہمارا نقصان کرے تو ہم اسے بڑی مشکل سے معاف کرتے ہیں۔ ایسے ہی ہم اپنے قصوروں کو جلدی بھول جاتے ہیں۔ مگر جو قصور ہمارا دوسرا کرتا ہے اسے کبھی فراموش نہیں کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم دوسروں کو اپنی طرح معاف کریں اور دوسروں کے قصوروں کو اپنے قصوروں کی طرح فراموش کر جانا سیکھیں تو لوگ جنت کی خواہش نہ کرتے اور نہ دوزخ کے پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی۔

اہل مذہب بڑے زور شور سے خدا کی مرضی جانا چاہ

اور یہ دولت کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو اس بات کا یقین ہو کہ خدا ان کی زندگی میں بھی حاضر ہے اور ان کی ہر ایک پوشیدہ بات کو بھی جانتا ہے تو وہ خدا کی بے ادبی اور بیجا حاضری کا شور مچانا بھول جائیں۔

دنیا میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو نہ تو خریدی جاسکتی ہیں نہ دولت سے مول لی جا سکتی ہیں مثلاً عدل و انصاف اور سچائی اور نیک خصلت و سیرت ایسی چیزیں ہیں جو لاجواب ہیں۔

زمین ایک ارب ستر کروڑ آدمیوں سے آباد ہے۔ اس شمار میں اصل انسان کہلانے کے مستحق بہت تھوڑے نکل سکتے ہیں۔ باقی کثیر حصہ ان لوگوں کا ہے جو صورت و شکل میں انسان ہیں مگر دراصل بے دم کے بندر ہیں۔ انسان بننے کے لئے انہوں نے ہنوز بہت چکر کھانے ہیں۔

یسوع مسیح ایک دفعہ کلوری کی صلیب پر مصلوب کیا گیا ہے۔ ہمارے زمانے میں بہت لوگ اسے سونا چاندی کی صلیب پر مصلوب کرتے رہتے ہیں۔ ہزاروں بہت لوگ ہیں جو خدا کے قادر مطلق ہونے کا شور مچایا کرتے ہیں۔ مگر اپنے دل میں اور اعتقاد و عمل میں ڈالر اور مال کو قادر مطلق مانتے اور جانتے ہیں۔

کیا دولت ایک برکت ہے یا لعنت؟ دولت کے حاصل کرنے میں بڑی کوشش اور فکر کی جاتی ہے۔ اس کی حفاظت میں بڑا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کرنے میں بڑی آزمائش ہوتی ہے۔ اس کے بد استعمال سے خوفناک گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ اسے کھو دینے کے نتائج ہولناک ہوتے ہیں۔ اس کا حساب دینا پڑیگا۔ اگر دولت کو برکت بنانا چاہتے ہو اور حساب دینے کی مشکلات سے بچنا چاہتے ہو تو دولت کو بت مت بناؤ۔

تمام یورپ میں تہذیب پسند اور مخالفت جو کیتھولک اخبار نے پریذیڈنٹ ایبرٹ کو زور دیا ہے کہ وہ حفاظت کے لئے اپنے عہدے سے الگ ہو جائیں۔

ہز ہولی نس پوپ صاحب کے ... کا انتقال ہو گیا۔

بریلی کے مولوی محمد یوسف خاں صاحب بی اے مسیحی ہو گئے

آپ کی ۲۰ جنوری ۱۸۹۵ء کی پیدائش ہے۔ ۱۹۱۲ء میں آپ نے مڈل پاس کیا اور مسیحی مذہب سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ ڈاکٹر ایل۔ اے۔ کر۔ ڈی۔ ڈی۔ ایم۔ اے مشن بجنور سے پہلے پہل مسیحی مذہب کی بابت تعلیم پائی۔ بعدازاں پادری ایم۔ ایل۔ ناٹس سے بائبل کی تلاوت میں مدد حاصل کی۔ ۱۹۱۷ء میں ریڈ کرسچن کالج میں پادری اور ڈوری ڈرے سے بائبل پڑھی۔ بعد ازاں مشن کالج گورکھپور میں ڈاکٹر ویب پادری بیلی پادری ٹی۔ ڈی۔ صاحبان سے مسیحیت کی تعلیم پائی۔ بی۔ اے پاس کرنے کے بعد آپ نے ڈاکٹر چاپ مین پروفیسر مدرسہ البیات بریلی سے یونانی کی تعلیم پانا شروع کی۔ بعد ازاں ڈاکٹر بلوڈن سے علم کلام اور عقائد پر درس لیتے رہے۔ مدرسہ البیات بریلی کے کتب خانہ میں فلسفہ و کلام و عقائد و تفسیر کی کاوش کرتے رہے۔ پادری ... مرحوم سے بھی استفادہ حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۵ء تک پادری احمد شاہ صاحب سے تفسیر کلام میں امداد پاتے رہے اور پادری ٹی۔ ڈبلیو۔ ڈڈ صاحب سے یونانی سیکھتے رہے۔ ماہ جون ۱۹۲۵ء میں پروفیسر البیات تبلیغ کلاسز متعلقہ مسلم ہائی سکول زیر انتظام احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے انچارج مقرر ہو کر لاہور آئے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء کے روز آپ نے بپتسمہ لیکر مسیحی کلیسیا کی شرکت حاصل کی۔ اس وقت آپ فورمن کرسچن کالج لاہور میں کام کرتے ہیں۔ ہمارے دل سے دعا ہے کہ خدا آپ کو استقامت عطا فرمائے اور اپنی سچائی اور صداقت کا گواہ بنائے۔ آمین۔

ایڈیٹر دوال کی سزا اسپیشل میں اپیل پر دو سال قید سخت کی بجائے ایک سال رہ گئی۔

آریوں کو دس لاکھ جرائم پیشہ دستکار ہیں کہ اپنے مخالفوں کو لوٹیں

آجکل نہیں ہندو مسلم اتحاد کی عجیب و غریب ترکیبیں لوگوں کو سوجھ رہی ہیں۔ ایک ترکیب شدھی کی یہ سوجھی کہ ہندو اچھوت ذاتوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنا شمار بڑھائیں مسلمانوں اور عیسائیوں کو چڑھ نہ ... کیا جائے۔ دوسری ترکیب ہندوؤں کی تنظیم یا سنگٹھن کی سوجھی کہ ہندو غیر ہندوؤں کو اپنے زور و طاقت سے مغلوب کرنے کو تیار ہوں۔ تیسری ترکیب بمصر پرکاش کو سوجھی ہے کہ دس لاکھ جرائم پیشہ ... کو کمشنری کا خطاب دیکر عیسائیوں کی نگرانی سے آزاد کرایا جائے کہ وہ غیر ہندوؤں اور غیر آریوں کو آزاد ہو کر خوب لوٹیں۔ چنانچہ پرکاش یہ حکم جاری کریگا کہ گورنمنٹ ہندوستان تمام ہندو جو ہو کر آزاد کرے جو مختلف جرائم کی وجہ سے جیل خانوں میں سزا پا رہے ہیں۔ کیونکہ یہ عیسائی گورنمنٹ کی نگرانی میں ہیں۔ اس کے بعد شاید پرکاش یہ حکم بھی جاری کرے کہ گورنمنٹ ہی اپنا بوریا بستر اٹھا لے جائے کیونکہ اسکی ہستی سے بھی ہندو جاتی کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ ہم نہیں جانتے ان ترکیبوں سے ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کہاں تک پہنچیگی۔ پر بمصر پرکاش ذیل کا مضمون ضرور لکھتا ہے۔

ہندو جاتی کے دس لاکھ لال عیسائیوں کے چنگل میں

راشٹریہ سماج اور آریہ جاتی کی فوری توجہ کے قابل

برطانوی گورنمنٹ کے عہد حکومت میں ہندو جاتی میں جرائم پیشہ اقوام کی تعداد دس لاکھ کے قریب بیان کی گئی ہے۔ ان میں کنجر، سانسی، نٹ، باوڑے، بھاتو، بیاڑے، کنجڑے وغیرہ جاتیاں سب شمار کی گئی ہیں۔ دراصل یہ سب لوگ راجپوتانے کے کھتری ہیں جب مسلمان بادشاہوں نے راجپوتانہ اور چتوڑ پر حملہ کیا تھا تو یہ قومیں ان کے ڈر سے وہاں سے بھاگ نکلیں اور جنگلوں میں رہنے لگیں۔ جب یہ لوگ فاقوں سے مرنے لگے تو جنگلی جانوروں کو مار کر ان پر گذارہ ...



کرنے لگے جب انہیں ہر طرف سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تو ان میں سے کوئی کوئی چوری بھی کرنے لگے۔ غلام ہندوستانی مہاراجوں اور زمینداروں نے ان کے ساتھ اچھا کسی قسم کا سلوک نہیں کیا۔ انہیں آرام نہیں دیا نہیں ملی کہ وہ جاکر ایک مقام پر آباد ہو جائیں اور تجارت اور زراعت وغیرہ کوئی کام شروع کر دیں۔ اب برطانوی گورنمنٹ نے ان جاتیوں کو لاوارث سمجھ کر عیسائیوں کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ جاتیاں مراد آباد و نجیب آباد، رامپور، منصوری کے راستہ پر گورکھپور اور بنارس میں اکٹھی کر دی گئی ہیں اور انہیں عیسائی ہونے پر مجبور کیا گیا ہے اور عیسائیوں کے روزمرہ انہیں عیسائیت کی ترغیب دینے پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ عیسائی ... کے بچے ان سے چھین چھین کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیج دیئے گئے۔ اب سننے میں آیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ انہیں انڈمن کے جزیرے میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہاں انہیں آباد کیا جائیگا۔ یعنی بیچارے غریبوں کو ہندوستان سے ہی جلاوطن کر دیا جائیگا۔ اگر آریہ سماج ان جاتیوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے تو شاید گورنمنٹ وہ کام بھی وہی حق دیدے جو عیسائیوں کو دے رکھا تھا۔ میں التجا کرتا ہوں کہ ہندو جاتی کی مختلف سنگٹھن سبھائیں اور ہندو لیڈر اس پر دھیان دیں اور جاتی سنگٹھن ... لاکھ افراد کو ہندو جاتی کی گود سے چھینے جانے سے بچائیں۔

جرائم پیشہ اقوام ہندو جاتی کو دی جائیں

گورنمنٹ کے پاس آریہ ڈیپوٹیشن بھیجنے کی درخواست

شردھانند ... پر آریہ جنتا کے سامنے شری شیوچرن لال جی یہ پرستاو رکھینگے کہ آریہ سماج کا ایک ڈیپوٹیشن گورنمنٹ ہند کی خدمت میں حاضر ہو اور ویسرائے کی خدمت میں یہ عرض کیا جائے کہ بھارت کی وہ جاتیاں جنہیں سرکار نے جرائم پیشہ قرار دے کر مکتی فوج کو سونپ دیا ہے مکتی فوج سے لیکر ہندو جاتی کو دی جائیں اور اسکی تائید میں آپ نے دلیل یہ پیش کی ہے کہ چونکہ انہیں ... دن بھر مشقت کرنے کے بعد جو کچھ ملتا ہے وہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ نہیں بھر سکتے اور انہیں اپنے بڑوں کی رکھشا کے لئے مجبوراً چوری وغیرہ پاپ کرم کرنے پڑتے ہیں۔ اور ان جاتیوں کا مکتی فوج کو دیا جانا چونکہ جاتی اور دھرم کے سراسر خلاف ہے ہندو جاتی کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے نیز یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ شری ... آریہ ... اسمبلی میں اس موضوع پر ایک رزولیوشن پیش کرینگے۔

انتقال پر ملال

ہم ناظرین نور افشاں کو یہ خبر سنانا چاہتے ہیں کہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۴ء کی صبح کو ۸ بجے مسز ایلین ... گریشہ دختر ... سنگھ ... گجرات پنجاب بعمر چودہ سال ... جوانی کے عالم میں اس دنیائے عالم کو چھوڑ کر دنیائے عالم کو رحلت فرما گئیں اور اپنے عزیز والدین اور بہن بھائیوں کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں۔ مرحومہ اپنے بہن بھائیوں میں ... ہونے کی وجہ سے ... تھیں۔ والدین ... کی پاکیزہ زندگی کو دیکھ کر ... کیا کرتے تھے ... کے وقت پادری ڈبلیو ... صاحب مرحومہ کی چارپائی کے پاس موجود تھے اور مرحومہ کو خداوند مسیح کی تسلی کے کلام سے رخصت کر رہے تھے۔ مرحومہ کے آخری کلمات صداقت اور یقین اطمینان سے بھرے ہوئے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا خداوند مسیح کی گود میں جا بیٹھی آخر کار خوشی کے ساتھ سفر طے کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے آرام میں آنکھیں بند کر لیں۔ جنازہ پانچ بجے شام انگریزی قبرستان میں پادری ڈبلیو ... صاحب نے پڑھا قبرستان میں جنازہ گزار ... کے ساتھ موقع تک پہنچایا اور بعد عبادت کے بعد مرحومہ کی لاش کو مٹی کے سپرد کیا گیا۔ مرحومہ کی جدائی سے والدین کو سخت صدمہ گزرا۔ اب ناظرین سے التجا ہے کہ مرحومہ کے عزیز و اقارب کے لئے خاص دعا کی جاوے۔

نیازمند ... غلام ... خان ... لاہور۔

ہاوڑہ مسیحیوں کی پریم سبھا

ہم ذیل میں چند سطور ... کی مسیحی کوشش کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان کی کوشش قابل تعریف ہے ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی کوششوں پر خدا کی برکت نازل ہو۔ آمین۔ ایڈیٹر۔

ہندوستانی مسیحیوں کی درخواست ہندوستانی مسیحیوں سے

ہر چند ... کہ اس وقت ہاوڑہ میں ہم ... آئی کے ورکشاپ میں کام کرتے ہیں اس وقت خدا کی مہربانی سے تندرست ہیں۔ مدت سے یہ ہماری آرزو رہی ہے کہ ہم کیا کریں جس سے ہم لوگ مسیحی کام کرتے ہوئے مسیح کی خدمت بھی کر سکیں۔ سوچتے سوچتے آخر یہ تجویز کی گئی کہ ہاوڑہ میں ایک ہندوستانی مسیحی پریم سبھا کھولی جائے جس میں کہ وہ مسیحی ... شریک ہو سکیں۔ اس کا ... ایک اشتہار دیا گیا۔ یوں ہاوڑہ میں پریم سبھا ۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ... قائم ہو گئی۔ اس کے پہلے جلسہ میں بہت صاحبان تشریف لائے۔ ان میں سے ہمارے عزیز پادری جے نیلسن صاحب بھی تھے۔ بہت غور و فکر کے بعد قرار پایا کہ یہ سبھا ہر جمعہ کی شام کو ساڑھے پانچ بجے مسٹر سی ایم دتہ کے مکان پر ہوا کرے۔ اس وقت یہ سبھا کے ممبر کل تعداد ۱۹ ہے اور مبلغ ۱۰ روپے اس وقت چندہ جمع ہو چکا ہے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہر ایک شریک خوشی سے جلسوں میں حاضر ہوتا ہے مگر سبھا کا کام ہنوز ابتدائی ہے تو بھی ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ جلدی اس کام میں ترقی کا باعث ہوگا۔ بی لال ... سی ایم دتہ سبھا کے سیکرٹری اور پریزیڈنٹ کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ... جو ... سبھا کا کام ... کیا جائیگا اور ... کے طور پر اس کام کو چلایا جائیگا سو ہندوستانی مسیحیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ ...

کر دعاوں میں یاد کیا جائے۔

ہم ہیں مسیح میں آپ کے بھائی۔ جے پیٹر، مرینا پال وغیرہ
سکیا بازار، کلکتہ

گھسا ہوا پیسہ اور گرجے کا چندہ

ناظرین نور افشاں۔ آپ اس بات کو سن کر حیران ہونگے کہ کلکتہ شہر کی ایک سڑک بیڈن سٹریٹ پر ایک چھوٹا بپٹسٹ چرچ کا گرجا گھر ہے جس کی نگرانی کرنے والی مس ایڈورڈ صاحبہ ہیں۔ ۲۲ نومبر روز اتوار کو اس گرجے میں بولنے کی باری مسٹر بی۔ ایم صاحب کی تھی۔ مسٹر ایڈمنڈ اپنی چھوٹی بیٹی بیلا گریس کے گرجے کو گئے۔ مسٹر ایڈمنڈ نے اپنی بیٹی کو دو پیسے چندے میں ڈالنے کے واسطے چلنے سے پہلے دے دیئے تھے۔ جب چندہ دینے کا موقع آیا تو بیلا گریس دونوں پیسے چندے کی تھیلی میں ڈالنے لگی۔ مگر ایک ہی پیسہ تھیلی میں ڈالا اور دوسرا پیسہ سنبھال کر اپنے پاس رکھ لیا۔ جب گرجا ختم ہوا تو بیلا گریس بھی اپنے باپ کے ساتھ آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ راستے میں چلتے وقت وہ پیسہ بیلا گریس نے اپنے باپ کے حوالے کیا۔ باپ نے کسی قدر حیرت سے کہا کہ بیلا بیٹی یہ کیا ہے۔ میں نے تو تجھے دو پیسے چندہ ڈالنے کو دیئے تھے پھر یہ پیسہ کیوں نہیں چندہ میں ڈال دیا؟

بیٹی نے نہایت متانت سے باپ کو کہا کہ پاپا یہ پیسہ تو گھسا ہوا تھا۔ اس لئے میں نے یہ پیسہ چندے کی تھیلی میں نہیں ڈالا۔ اس پر باپ متعجب ہو کر خاموش ہو گیا۔ لڑکی کی عمر ہنوز پانچ برس کی ہے۔

ناظرین کرام یہ ایک امر واقعی ہے۔ اس سے ہر ایک سننے والا شخص متحیر ہے کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کی زبانی خدا نے کیسا عظیم الشان پیغام اپنے پرستاروں کو دیا ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ بیکار چیزیں گھسی ہوئی زندگیاں خدا کی نذر مت کرو۔ بیکار اور نکمے بنکر اپنے آپ کو پادری یا مناد بننے کے لئے مخصوص نہ کرو۔ جو کچھ خدا کی نذر کرو بہتر سے بہتر زندگیاں اور عمدہ سے عمدہ چیزیں ۔ ۔ ۔ نذر کرو اور سمجھو کہ صرف بڑے لوگوں کے پاس ہی تمہارے لئے پیغام آیا نہیں ہے بلکہ تمہارے لڑکوں کے پاس بھی یہی خیالات ہیں۔

مسیح میں آپ کا بھائی۔ سی۔ ایم۔ ت

خیالات دیرینہ

دوسری صحبت سیرۃ المسیح

اپنی پہلی صحبت میں مسیح کی تعلیم اور اس کے کاموں کا مطالعہ کر کے ہم اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ اس کی تمام خوبیوں کا بھید اس کی روحانی طاقت میں تھا۔ آج ہم اس کی بے نظیر زندگی کا دوسرا ستون یعنی دماغی قوت پر نگاہ ڈالیں۔

یہ سچ ہے کہ مسیح نے اپنے وقت کی درسی ڈگریاں حاصل نہ کی تھیں۔ بے شک علم کے بہت سے شعبوں کو اس نے چھوا تک نہیں لیکن علم الانسان جس کا وہ خاص ماہر تھا تمام علوم سے افضل و بہتر ہے۔ انسان ایک عجیب کل ہے اور ایک مشکل معمہ ہے۔ اکثر فلاسفر اس کے مطالعہ میں زندگیاں بسر کر گئے ہیں مگر کسی نے آجتک اس سوال کا جواب ہی نہ پایا میں کیا کروں تا کہ میری زندگی کامیاب ہو۔ جو شخص مسیح کے پاس آتا تھا محسوس کرتا تھا کہ مسیح میری حالت سے کما حقہ واقف ہے۔ جب جب شرع کے عالم، فقیہ اور صدوقی کوئی پیچیدہ سوال پیش کرتے تھے وہ نہایت اطمینان اور خوبی کے ساتھ باقناعت جواب دیتا تھا۔ جس چیز کو بیان کرتا تھا اس کے متعلق پوری واقفیت رکھتا تھا۔ اسکو دماغ سوزی اور دردسری کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ اسکی رائے یکطرفہ یا نامکمل نہ ہوتی تھی اور اس کا بیان صحیح رہتا تھا۔ وہ نہ صرف سوالوں کو خوب سمجھتا اور ان کا جواب دیتا تھا بلکہ سوال کرنے کا مدعا تاڑ لیتا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک دفعہ ایک آدمی بھیڑ سے نکل کر مسیح کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے بھائی سے جائداد کا حصہ جو میرا ہے مجھے دلوا دے۔ مسیح نے جب ارد گرد کے لوگوں کے چہروں پر نگاہ کی تو ان کے لالچ بھرے دلوں کو دیکھا اور کہا کہ اپنے دل کو حرص سے پاک رکھو۔ وہ فوراً دوسروں کا حال دل دیکھ لیتا تھا اور پھر نہایت دانائی سے ایسے لفظوں اور کاموں میں ظاہر کرتا تھا کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔ روحانی طاقت اور دماغی قوت یہ دو باتیں اس کی کامیابی کی کلید ہیں۔

کسی نے کہا ہے کہ قوت ایک وسیع چشمہ ہے جس میں سے پانی کے بہت سے سوتے نکلتے ہیں اور جب تک چشمہ سوکھتا نہیں برابر جاری رہتے ہیں۔ مسیح کی روحانی اور دماغی طاقت کے چشمہ سے ہمدردی کے سوتے بہتے تھے۔ وہ امیروں اور غریبوں، عالموں اور جاہلوں، ضیافت کرنے والوں اور غمزدوں سے اس طرح ملتا جلتا تھا۔ گویا ہر ایک کی ضرورت اور حالت سے آگاہ تھا۔ یہ عالمگیر ہمدردی اس بے پایاں قوت کا نتیجہ تھی۔

لیکن جس طرح چشمہ کو تازہ پانی کی ضرورت ہے اسی طرح اگر روحانی قوت تازہ نہ کی جائے تو زندگی کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ مسیح اس اصول کو خوب جانتا تھا۔ چنانچہ جب کوئی بڑا کام کرتا تھا روحانی خوراک کے لئے تنہائی میں چلا جاتا تھا۔ دعا میں تنہائی اس کی زندگی کا بہت سبق آموز پہلو ہے۔ یہ تنہائی ایک پُر درد مگر فرحت بخش تجربہ ہے۔ یہاں دنیا کے عزیز ترین رشتے قطع ہو جاتے ہیں۔ گلاڈسٹن کی ایک تحریر ہے کہ میں اپنی بیوی کو اس لئے پیار نہیں کرتا کہ وہ میری بیوی ہے بلکہ اس لئے کہ وہ میرے کام میں مددگار ہے۔ مسیح اس روحانی تنہائی کو یہاں تک محسوس کرتا تھا کہ اُسے اپنوں کو کہنا پڑا کہ جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے وہی میرا بھائی اور بہن ہے۔

جلال الدین۔

نور افشاں کے لئے آپ نے اب تک کتنے خریدار دیئے ہیں؟



مسیحی میلہ سیالکوٹ

۲۰، ۲۱ دسمبر کا دن کلیسیائے شہر سیالکوٹ کا مسیحی میلہ جو ہر دو کے لحاظ سے وہ تعداد اشخاص کے روز میں آئے رونق دونے پیدا کرنے والی یادگار رہیگا۔ اس میلہ کے منتظم اور کارندے اپنے فرائض منصبی میں کامل دلچسپی لیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جناب مسٹر گنگس صاحب نے اخراجات میلہ اور مسابقت میں خود ایک کافی حصہ امداد دی۔ جناب پادری پیٹرسن صاحب اور ماسٹر جلال الدین صاحب نے موٹر لاری پر مسیحی بچوں اور مستورات کو مسیحی بستیوں سے جمع کر کے میلہ میں لانے میں ایک خاص دلچسپی لی اور مسیحی محبت کا ایک زندہ نمونہ پیش کر دکھایا۔ جناب ہیڈ ماسٹر مولا بخش صاحب کی معرفت سے امریکن مشن ہائی سکول نے عجب کروفر اور شان و شوکت سے اپنا کام کر دکھایا اور اپنے منتظم کی زندہ یادگار کا نقشہ ہر فرد کے دل میں جما دیا۔ مسٹر اور مسز گنگس صاحب نے خلوص دل سے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اور میم صاحبہ موصوف نے بچوں میں پیسے تقسیم کئے۔ جناب ہیڈ ماسٹر عالم الدین صاحب نے دیگر سامان دریاں وغیرہ جلسہ کے لئے مہیا فرمانے میں نام حاصل کیا۔ جلسہ کا انتظام اجلاس ہمارے معزز جناب پادری غلام مسیح صاحب پاسٹر کلیسیا کے ہاتھ میں تھا جنہوں نے اس اہم کام کو اپنے احسن انتظام اور خوش اسلوبی سے آسان اور خوشنما کر دکھایا۔ تفریح کے لئے چٹکلے اور بزم موسیقی کا کافی سامان اور انتظام تھا۔ غرضیکہ میلہ نے وہ رونق حاصل کی کہ یادگار زمانہ رہیگا۔ آج ہر کارندے نے اپنے کام میں وہ دلچسپی ظاہر کر دکھائی کہ زمانہ سلف کے مسیحی اتحادی میلوں کا نقشہ ہر مسیحی کی آنکھوں میں سما گیا۔ جناب ایڈیٹر شیر الدین صاحب مسیحی منار نے بھی کافی تجربہ اس میلے میں ثابت کر دیا اور خدمت گذاری میں کوئی دقیقہ عاجز اور خادم موصوف نے فروگذاشت نہ کیا۔ دوکانداران اشیاء خورد و نوش نے عجیب رنگینی اور سجاوٹ سے دوکانیں سجا رکھی تھیں اور لطف یہ کہ سب دوکاندار مسیحی بھائی تھے۔ اگر اس میلہ کی پوری کیفیت معرض تحریر میں آئے تو زائد وقت درکار ہوگا مگر یہ مختصر ہی کافی ہے۔ امید ہے کہ دیگر کلیسیاؤں میں ایسے میلے منعقد کرنے کا کافی شوق دل میں پیدا ہو۔ سب سے افضل کام جو اکثر ایسے میلوں میں ہوا کرتا ہے وہ ہر دو میلوں میں دینی خدمات کی ادائیگی اور مسیحی اتحاد اور پیار و محبت کا مزہ ہوا کرتا ہے۔ امید بلکہ یقین واثق ہے کہ یہ چند سطور باعث حظ ہونگی۔

جوزف علی محمد

حقیقت علم ادب و ادیب

گزشتہ سے پیوستہ

(از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت احمد)

مسلمانوں نے انہی حروف تہجی کو نیک آسان تر اور بہتر ترتیب میں مبدل کیا اور تمام ہم شکل و ہم آواز حروف کو یکجا کر دیا۔ مثلاً۔ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی۔ اس زمانے میں نقطے ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ اور قرآن عربی بھی ابوبکر خلیفہ اول کے وقت سے ایک عرصہ تک بجائے عبرانی حروف کے انہیں حروف کی شکل میں تھا اور اعراب کے بغیر لکھا جاتا تھا۔ چونکہ اہل عرب اور اکثر اہل عجم کی نظروں میں حروف باہم متشابہ معلوم ہوتے تھے اور وہ صحیح نہیں پڑھ سکتے تھے۔ حجاج بن یوسف ثقفی نے قرآن کو اس مشکل سے نجات دی اور حروف پر نقطے وضع کئے۔ آخر عربی کی کتابوں میں آپ نے اعجام اور حروف معجم لکھا ہوگا۔ اس کے اصل معنی یہی ہیں کہ لفظ عربی کو عجمی بنانا۔ اس پر بھی غلطی رفع نہ ہوئی تو قرآن کے الفاظ پر اعراب و تشدید لگائے گئے۔ چونکہ یہ علامتیں بالکل نئی تھیں۔ اس لئے ان کے اصول و قواعد کے لئے علمائے اسلام نے مستقل کتابیں یادگار چھوڑیں۔ سب سے اول تصنیف کتاب النقط والشکل خلیل بن احمد واضع علم عروض (متوفی ۱۷۰ھ) کی ہے۔ فی الحال اس رسم الخط عربی کا صحیح حالت پر آجانا مسلمانوں کے دست نگر دو کمال درجہ کی سعی و محنت کا نتیجہ ہے جب کتابت صحیح حالت کو پہنچ گئی تو متاخرین نے اس کی ترقی کی طرف توجہ مبذول کی۔

ابن مقلہ خطاط نے ۳۱۰ھ میں خط ثلث و کوفی وغیرہ سے چھ خط اختراع کر کے ہر ایک حرف کے لئے طرز خاص قرار دیا جن کے نام یہ ہیں: ثلث۔ ترقیع۔ محقق۔ نسخ۔ ریحان۔ رقاع۔

پھر اس کے بہت مدت بعد خواجہ عماد الدین یاقوت نام ایک مشہور خوشنویس کاتب نے جو مستعصم باللہ کا غلام تھا دو خط اختراع کئے یعنی رقاع و توقیع سے تعلیق اور نسخ و تعلیق سے نستعلیق استخراج کیا۔

لیکن ملک ایران میں اس سے بالکل ہی مختلف قسم کا ایرانی خط مروج تھا جو کسی صورت سے بھی عربی خط کے مشابہ نہ تھا جب اہل عرب نے عرب سے نکل کر ادھر ادھر دیار کو فتح کیا اور ایران اور اس کے گرد و نواح کے ممالک پر بھی بڑی سرعت سے اپنا تسلط جمایا اور آتشکدوں کی آگ سرد کر دی تو اس وقت انہوں نے فی الفور اہل ایران کے قدیم رسم الخط کو بالکل مٹا کر اس کے بجائے اپنا رسم الخط عربی جاری کر دیا اور ساتھ ہی حکام سرکاری محکموں کی زبان بھی عربی ہی قرار دے دی جس کی وجہ سے اہل ایران کا قدیمی رسم الخط بالکل ہی نیست و نابود اور نسیاً منسیا ہو گیا اور اس کی جگہ عربی حروف نے لے لی اور ایرانی بھی زمانے کی ہوا بدلی ہوئی دیکھ کر مجبوراً اپنی زبان کو انہیں عربی حروف میں لکھنے لگے۔

ملک ہندوستان میں ہندی خط مروج تھا۔

جب یہ ملک بھی مسلمانوں کے قبضہ اقتدار میں آگیا تو یہاں بھی انہیں عربی حروف کا رواج پڑ گیا اور کل سرکاری دفاتر جن کی زبان اسلام کے جبری حکم سے فارسی زبان ہی کر دی گئی تھی اور چونکہ صدیوں پیشتر فارسی کتابت میں عربی حروف اور عربی رسم الخط پختہ طور سے راہ پا چکے تھے۔ اس لئے جب ہندوستان میں مختلف ممالک و ملاقہ جات کے لوگوں کے میل ملاپ سے ایک نئی زبان پیدا ہوئی تو اس کے حروف بھی فارسی اختیار کرنے گئے یہی وجہ ہے کہ اردو زبان میں عربی اور فارسی حروف پائے جاتے ہیں بجز چند ہندی حروف ٹ۔ ڈ۔ ڑ کے اور یہ تا سودی اور جنم کی وجہ سے ہے کہ ہمیں پتا ہے وہ اکا کامل اثر ہے ورنہ اہل عرب اور اہل فارس ٹ۔ ڈ۔ ڑ کا تلفظ صحیح طور سے ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔

مندرجہ بالا تحریر کا مطلب یہ ہے کہ رسم الخط کے موجد بھی ایک خاص وقعت کی نظروں سے دیکھے جانے کے مستحق ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو زبان اور زبان دانی محض بیکار تھی۔

شاعری کیا ہے؟

دنیا میں جس قدر قدرت کے مظاہر ہیں خواہ وہ مادی ہوں مثلاً پہاڑ۔ دریا۔ باغ۔ صحرا وغیرہ خواہ غیر مادی مثلاً وصل۔ ہجر۔ تحسین۔ تعریف ان سب سے دل پر اثر پڑتا ہے اور ہر شخص کے دل پر پڑتا ہے لیکن اثر کے مراتب متفاوت ہیں۔ بعض اشخاص پر کم بعض پر زیادہ اور بعض پر بہت ہی زیادہ ہوتا ہے جو شخص ان مظاہر قدرت سے عام لوگوں کی نسبت زیادہ متاثر ہو اور جیسا اس اثر کو الفاظ سے ادا بھی کر سکتا ہو وہی شاعر ہے۔

شاعر کے جذبات اور احساسات قدرتاً نہایت ہی لطیف اور سریع الاشتعال ہوتے ہیں۔ دوست کی جدائی ہر شخص کے دل پر اثر کرتی ہے لیکن شاعر اس موقع پر بالکل بیتاب ہو جاتا ہے وصال کی مسرت سے ہر شخص محظوظ ہوتا ہے۔ لیکن شاعر پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے سبزہ کے دیکھنے سے ہر شخص کو فرحت ہوتی ہے لیکن شاعر جھومنے لگتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس درجہ کی کیفیت دوسروں پر بھی طاری ہو لیکن وہ لوگ اس کیفیت کو الفاظ کے ذریعہ سے اس طرح ادا نہیں کر سکتے جس طرح شاعر کر سکتا ہے۔ حاصل یہ کہ جو شخص واقعات اور مظاہر قدرت سے اور لوگوں کی بانسبت زیادہ متاثر ہو اور اس اثر کو الفاظ کے ذریعہ سے پورا پورا ظاہر کر سکتا ہو وہی شاعر ہے۔

شاعر کے لفظی معنی صاحب شعور کے ہیں۔ شعور اصل میں احساس (فیلنگ) کو کہتے ہیں یعنی شاعر وہ شخص ہے کہ جس کا احساس قوی ہو۔ انسان پر خاص خاص حالتیں طاری ہوتی ہیں مثلاً رونا ہنسنا۔ انگڑائی لینا۔ یہ حالتیں جب انسان پر غالب ہوتی ہیں تو اس سے خاص خاص حرکات سرزد ہوتی ہیں رونے کے وقت آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ہنسی کے وقت ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ انگڑائی میں اعضا تن جاتے ہیں۔ اسی طرح شعر بھی ایک خاص حالت کا نام ہے۔ شاعر کی طبیعت پر جب خوشی یا غصہ یا استعجاب کے طاری ہونے کے وقت ایک خاص اثر پڑتا ہے اور یہ اثر موزوں الفاظ کے ذریعہ سے بہتا ہے اسی کا نام **شاعری** ہے۔

پس پاکیزہ شاعری وہی ہے جس کے لطیف جذبات کا نقشہ۔ اس کے پاکیزہ خیالات کا اثر اور ان کا لب لباب ہے۔ ایک ادیب شاعر کے لئے ضروری امر ہے کہ وہ روزمرہ اور زبان کی اصطلاحوں اور صنائع لفظی و معنوی اور علم بیان اور الفاظ مترادفات اور مشترکہ سے کامل واقفیت رکھے۔

(باقی آئندہ)

نوٹ زعفرانستان کو مالی امداد سے ہرگز فراموش نہ کیجیے۔

انسان کو چاند میں بھیجنے کی تجویز

ہوائی کے ذریعہ زمین سے چاند تک سفر

(جرمن سائنسدان کی حیرت انگیز اسکیم)

جولیس ورن نے ایک خیالی کہانی لکھی تھی کہ زمین سے چاند تک وسائل کے اور دیگر سیاحت۔ مسٹر ایچ جی ویلس نے ایک اور کہانی اسی مطلب کی لکھی تھی۔ اب یہ دونوں کہانیاں سائنسدانوں کی خیالی کہانیوں کی جگہ پیشینگوئیاں ثابت ہونے والی ہیں کیونکہ ایک جرمن پروفیسر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ چاند میں ایک شخص کو روانہ کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سفر کے لئے بعض لوگوں نے خود کو بطور والنٹیئر پیش کیا ہے۔

امریکن پروفیسر کا دعوے

پروفیسر آر۔ ایچ گوڈرڈ امریکن ماہر فلکیات نے بہت کچھ ابتدائی تجربات کے بعد دعوے کیا ہے کہ اس نے ایک ایسا غبارہ بنایا ہے جس میں چاند تک پہنچنے کی طاقت ہے پروفیسر گوڈرڈ نے گذشتہ موسم خزاں میں اعلان کیا تھا کہ وہ اس غبارہ میں سوار ہو کر چاند تک پہنچنے کی کوشش کریگا۔ اگرچہ اسے آخری کامیابی کا یقین ہے۔ لیکن بظاہر اس نے اپنا سفر ملتوی کر دیا۔

تین ٹن وزنی بان

اخبار ٹائمز رقمطراز ہے کہ چاند تک سفر کے متعلق جو رائے پروفیسر گوڈرڈ کی ہے وہی بہت سے امریکن سائنسدانوں کی رائے ہے اور جب کبھی پروفیسر گوڈرڈ اپنے غبارہ میں جو ہوائی کی طرز کا ہے اور جس کا وزن تین ٹن کا ہے فلیتہ لگا کر بلندی کی طرف پہنچانے کے لئے آمادہ ہو جائیگا تو فلیتہ لگانے کے بعد یہ غبارہ ایک انجن کے ذریعہ جو اس کے اندر ہے اور جس میں آگ روشن رہیگی اوپر چڑھنا شروع کر دیگا سائنسدانوں کی ایک انجمن اس سفر کے لئے اخراجات

دینے کے لئے تیار ہے۔

جرمن پروفیسر کی سکیم

اس اثنا میں اور بھی بڑا اور اولوالعزمانہ سکیم ظاہر ہوئی ہے وہ چاند تک ہوائی پہنچانے کے متعلق ہے یہ سکیم ایک جرمن سائنسدان ہیر وان ہرمان اوبرتھ نے تیار کی ہے۔ اس کا اولوالعزمانہ یہی سکیم سے امریکن پروفیسر کو پیچھے مطلع کر چکا ہے۔ ایک پمفلٹ میں جو حال ہی میں شائع ہوا ہے ہیر اوبرتھ نے لکھا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو جس پر اس کی سکیم مبنی ہے تقریباً ۱۰ سال عملی صورت دینے میں مصروف رہا ہے اور وہ ہر ایک بات کی جس کا ہوائی کے ذریعہ چاند تک پہنچنے سے تعلق ہے کامل تحقیقات کر چکا ہے۔ ان میں طبعی، کیمیاوی، اصولی اور ڈائنامیٹ کی سی طاقت رکھنے والی باتیں شامل ہیں۔

انسان کا چاند میں پہنچنا ممکن ہے

پروفیسر گوڈرڈ کی مانند یہ جرمن سائنسدان بھی ہوائی کو چاند تک بھیجنا ایک سیدھی سادی بات کہتا ہے۔ لیکن اس کا یہ خیال بھی ہے کہ محض ہوائی کا چاند تک پہنچانا ناقص ہوگا کیونکہ ایک آدمی کو چاند میں بھیجا جائے اس خیال سے تو سکیم میں علم ترکیب اجسام انسانی کا ایک مسئلہ داخل ہو جاتا ہے اور اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے اسے یقین ہو گیا ہے کہ انسان کا چاند میں پہنچنا ممکن ہے۔

مشین میں دو آدمیوں کے لئے گنجائش

اس جرمن سائنسدان نے پبلک کے سامنے ہوائی کی شکل کی ایک مشین پیش کی ہے جس کا وزن ۳۰۰ ٹن ہے اس میں دو آدمیوں کے لئے رہنے اور ۳۰۰ ٹن ایندھن رکھنے کی گنجائش ہے۔ یہ ایندھن الکحال اور رقیق ہائیڈروجن ہوگا۔ ایسی ہوائی کو سفر پر روانہ کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ وہ فی سیکنڈ ۱۱ کلومیٹر (۶.۸۱ میل) کا سفر طے کرے تا کہ زمین کی کشش مرکزی پر غلبہ حاصل ہو جائے۔ جب یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیگی تو جو گیس الکحال اور ہائیڈروجن سے پیدا ہوگی۔ اور جو ان سوراخوں سے خارج ہونگی جو ہوائی کے پچھلے حصہ میں ہیں ان سے اس قدر طاقت پیدا ہو جائیگی جو ہوائی کو چاند تک پہنچا دیگی۔

ایک لاکھ پونڈ کی ضرورت

اس سکیم کو عملی صورت دینے کے لئے اس جرمن سائنسدان کو صرف روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس نے سکیم کو پمفلٹ کی صورت میں اس امید پر شائع کیا ہے کہ دولتمند اشخاص یا سائنٹفک انجمنیں یہ رقم مہیا کر دینگی۔

واپسی سفر کا اطمینان

یہ امر واضح نہیں ہوا کہ ہوائی میں سفر کرنے والے چاند میں پہنچ کر واپس کیسے آئینگے۔ لیکن قیاس کیا جاتا ہے کہ ہیر اوبرتھ نے اس کا بھی سامان مہیا کر لیا ہوگا۔ لیکن اس سفر کے لئے بعض اشخاص والنٹیر بنکر میدان میں آ گئے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو یہ اطمینان دلا دیا جائے کہ وہ چاند سے واپس بھی آ سکتے ہیں۔ ایک ایسی اولوالعزمی کے لئے ضروری اخراجات فراہم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی اور بقول اوبرتھ جب ایک بار چاند کے حالات معلوم کر لئے جائینگے تو موجودہ سے زیادہ بڑی ہوائی تیار کر کے مریخ اور [illegible] کے متعلق تمام باتیں معلوم کی جا سکتی ہیں جو سر دست صیغۂ راز میں ہیں۔ (روز نامہ ہند)

مولانا ظفر علی کا بیان

کل لاہور پہنچکر مقامی اخبارات میں ینگ انڈیا کے حوالے سے میری نظر اس خبر پر پڑی کہ بنگال میں مہاتما گاندھی سے میں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ سال رواں سے پہلے پہلے میں پچیس ہزار چرخہ کاتنے والے مسلمانوں کی خدمات مہاتما جی کی خدمت میں پیش کرونگا۔ اس خبر کی تفصیل ایک غلط فہمی پر مبنی ہے جس کے ازالہ کے لئے میں نے آج مہاتما جی کی خدمت میں عریضہ لکھ دیا ہے۔

بیرونی لیکچروں کے سلسلے میں لاہور میں ڈاکٹر چارلس ڈبلیو گلگی کے لیکچرس

ڈاکٹر چارلس ڈبلیو گلگی مشنری شکاگو جو امریکہ کے ایک نہایت مشہور عالم ہیں آپ بیرونی لیکچرس کے سلسلہ میں لیکچر دینے کے لئے گذشتہ ہفتہ تشریف لائے گذشتہ اتوار کو کلیساؤں میں آپ نے فضل ... پر نہایت موثر وعظ کیا۔ چرچوں میں نوٹس دیا گیا کہ آپ ۶ جنوری سے ۱۲ جنوری تک پنجاب پریسبیٹیرین ہال میں ہر روز شام کے ۵ سے ۶ بجے تک لیکچر دیا کرینگے۔ آپ کے لیکچروں کے مضامین حسب ذیل ہیں۔

۶ جنوری۔ یسوع مسیح اور ہماری موجودہ دقت۔

۷ جنوری۔ یسوع مسیح کی زندگی کے طریقے۔

۸ جنوری۔ خدا کے ساتھ یسوع مسیح کی زندگی۔

۹ جنوری۔ یسوع مسیح اور زندگی اور موت کا مسئلہ

۱۰ جنوری۔ یسوع مسیح کی خداوندی

۱۱ جنوری۔ یسوع مسیح اور مستقبل۔

ابھی ہم نے ڈاکٹر گلگی کے پورے لیکچرس نہیں سنے جس قدر سنے ہیں ان سے اندازہ کر کے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر گلگی امریکن مسیحیت کے نہایت قابل اور چوٹی کے نمائندہ ہیں۔ آپ یسوع مسیح کے پرجوش پیرو ہیں۔ آپ کا یسوع مسیح انجیل یسوع مسیح کی تصویر ہے آپ کا ہر ایک لیکچر انجیل مقدس کی ... تفسیر ہے۔ آپ یسوع مسیح کے سچے معنوں میں رسول ہیں جن کے علاوہ ... نے یسوع مسیح کا دیدار کیا ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ لاہور اور تمام ہندوستان میں آپ کے وسیلہ سے کثیر التعداد خلق یسوع مسیح کی پہچان کے نور سے منور ہونگے۔

ہمارا دل سے دعا ہے کہ خدا اپنے خادم کے وسیلے سے لاکھوں ہندوستانیوں کو روشن فرمائے۔ آمین

خبریں

مسلم اوٹ لک کو معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے مسٹر محمد مارما ڈیوک پکتھال کو چادر گھاٹ ہائی سکول حیدرآباد کا پرنسپل مقرر کیا ہے۔ مسٹر موصوف پچھلے دنوں اخبار بمبئی کرانیکل کی ادارت سے مستعفی ہوگئے تھے جن کی خدمات اب حضور نظام نے حاصل کر لی ہیں

لنڈن ۶ جنوری۔ سر مائیکل اوڈوائر کی کتاب جس کے پبلشرز میسرز کنسٹیبل اینڈ کمپنی ہیں اور جو ماہ مارچ میں شائع ہوگی اکیس ابواب پر مشتمل ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس میں پان اسلامزم، ہندو اور غدر انقلابی سازشیں اور جنوب مغربی پنجاب کے کسانوں کی بغاوتوں کے متعلق دلچسپ انکشافات درج ہونگے۔ توقع کی جاتی ہے کہ کتاب کی ضخامت چار سے پانصد صفحات ہوگی۔

امرتسر ۵ جنوری۔ آج شام کے وقت لالہ [illegible] سب انسپکٹر پولیس نگار [illegible] رام باغ اور [illegible] عطاء اللہ ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے شیخ ضمیر الدین کی مسجد کے متصل ایک بالا خانہ کی [illegible] کی۔ اس بالا خانہ پر انگریزی جلی حروف میں آف انڈیا کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ معلوم ہوا کہ اس کے مہتمم ملک امین دین کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ رائے صاحب لالہ امرناتھ کی عدالت میں چل رہا ہے۔ ملک صاحب اس سے پہلے محکمہ فوج میں ملازم تھے جہاں آپ فوجی آدمیوں کی تنخواہ دھوکہ دہی سے وصول کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے۔ پولیس نے اس مکان کی باقاعدہ تلاشی لی

مدراس ۶ جنوری۔ مسٹر سی۔ ایف اینڈریوز ملابار کا دورہ کر کے آج مدراس واپس ہوگئے ہیں۔ سیلاب زدگان کی امداد کے کام تقریباً [illegible]

اخراجات اور مرمتوں کے مناسب خرچ کئے جانے کے بارے میں آپ کو پورا اطمینان ہے۔ لیکن آپ نے اس بات کو خود محسوس کیا کہ مکانات کی تعمیر کے لئے کافی گرانٹیں نہیں دی جاتی۔ اس لئے مون سون کے موسم سے پیشتر ہی اس خشک موسم میں جتنی جلدی ہو سکے مکانات تعمیر کئے جائیں اور اس کے لئے جلدی فنڈ اکٹھے کئے جائیں جو کہ کافی انتظام اور دھیان کے ساتھ خرچ کئے جانے چاہئیں۔

ویکم ستیہ گرہ کے متعلق آپ نے رائے ظاہر کی کہ سڑکوں کو عوام کے لئے کھولے جانے کی کافی [illegible] مخالفت جاری رہیگی۔ لیکن دوسری طرف والنٹیر بھی عزم مصمم کئے ہوئے ہیں کہ وہ اس طرح آخر دم تک مستقل ہو کر پُرامن طریقوں سے اس جد و جہد کو جاری رکھینگے آپ نے ٹراونکور پولیس کی خوش خلقی پر حیرانی کا اظہار کیا۔

لاہور سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر [illegible] کے قصبہ میں ۴ جنوری کو ایک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو ایک روئی کے تاجر کا ۱۹۰۰۰ کا قیمتی مال لوٹ کر لے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکوؤں کو کسی طرح خبر مل گئی تھی کہ آج اس کی دوکان میں خریداروں میں تقسیم کرنے کے لئے روپیہ آیا ہوا ہے۔ ڈاکو مسلح تھے۔ لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

صوبہ سرحد گورنمنٹ کا گزٹ مظہر ہے کہ چیف کمشنر سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ کوہاٹ اور کوہاٹ کے گرد و نواح کے قصبات کے لوگوں سے تین سال کے لئے تعزیری پولیس کے اخراجات وصول کئے جائینگے۔ تعزیری پولیس ایک سب انسپکٹر چار ہیڈ کانسٹیبل اور ۴۲ سپاہیوں پر مشتمل ہوگی اور ان کا سالانہ خرچ ۱۸۰۳۲ روپے ہوگا۔

دہلی ۳ جنوری۔ عبد الکریم کی گرفتاری اور اس کے لاہور پہنچائے جانے کی خبر سے ہمارے ناظرین بسلسلے گہری دلچسپی کا اظہار کرینگے کیونکہ یہی شخص تھا جس نے خوست میں بغاوت کی تحریک کو منظم کیا تھا۔ جب باغیوں کو شکست ہوئی تو عبد الکریم بھاگ کھڑا ہوا اور بھیس بدل کر جابجا گھومتا رہا۔ کچھ عرصہ قبل معلوم ہوا تھا کہ وہ پہاڑوں میں پناہ گزیں ہے۔ لیکن اس کے بعد اسے خیال ہوا کہ ان مقامات سے پنجاب کے میدان زیادہ محفوظ جگہ ہیں۔

حکومت ہند اس کی تلاش میں تھی اور حکومت افغانستان کی طرف سے اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ اس شخص کی گرفتاری میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائے۔ علی الخصوص اس لئے کہ یہ دعویدار ہندوستان کے جیل اور ہندوستان کی حدود سے بھاگ گیا تھا۔

اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ وحشی قبائل پر جن کی اس نے رہنمائی کی تھی اس گرفتاری کا کیا اثر ہوتا ہے لیکن امید قوی ہے کہ اس کی گرفتاری ان کے حوصلے بھی پست کر دیگی۔

شادی خانہ آبادی

ہم مسٹر حسن خاں کو ان کے بڑے بیٹے کی شادی کے لئے دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔

شاہوکاروں، بیوپاریوں، دوکانداروں اور عام پبلک کو جو تکلیف نئی [illegible] رجسٹریشن بل سے پہنچنے والی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے [illegible] سبھا ایک بڑا جلسہ ۱۱ جنوری ۱۹۲۵ء بعد دوپہر منعقد ہوگا۔ امید ہے کہ اس سے بچنے لوگ زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہونگے۔ (بندے ماترم)



دیگر ممالک کے اونٹوں سے بہتر اور مضبوط ہوتے ہیں۔

باوجود اس قدر سرسبزی و زرخیزی کے ہندوستان زراعتی لحاظ سے فی کس فی ایکڑ بمقابلہ دیگر مہذب ممالک کے بہت کم پیدا کرتا ہے۔ دیگر ممالک سے مقابلہ کرنے سے یہ حقیقت زیادہ عیاں اور ظاہر ہو جاویگی۔

گیہوں کی اوسط پیداوار فی ایکڑ

انگلستان ۳۲ من فی ایکڑ۔ جرمنی ۲۸ من فی ایکڑ۔
امریکہ ۱۲ من فی ایکڑ۔ ہندوستان ۹ من فی ایکڑ۔

اس مقابلہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہر چند ہندوستان میں گیہوں سب ممالک سے زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے لیکن تاہم اگر زیر کاشت رقبے اور صرف شدہ محنت و اصل کے لحاظ سے اوسط نکالی جاوے تو ہندوستان کی فہرست سب سے نیچے پاوینگے۔ ہماری کاشت نہ تو کاشت عمیق کے اصول پر ہے اور نہ کاشت وسیع کے اصول پر اس لئے ہندوستان کو مقابلہ میں شرمساری کا زیربار ہونا پڑتا ہے۔

اب کپاس کی پیداوار کو فی ایکڑ ملاحظہ فرمائیے
مصر ۵ من۔ امریکہ ۵ من۔ ہندوستان ۱ من

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ ہندوستان کپاس کی پیداوار میں دوئم درجہ رکھتا ہے اور اغلب ہے کہ اس میں بھی گوئے سبقت لے جاویگا۔ میزان پیداوار کے لحاظ سے ہندوستان کپاس کی پیدائش میں دوئم درجہ رکھتا ہے لیکن فی ایکڑ پیداوار کے لحاظ سے سب مہذب ممالک سے نیچے ہے۔ اگرچہ گذشتہ چند سالوں میں اس اوسط میں ترقی واقع ہوئی ہے۔ اگر صرف پنجاب کو لیا جاوے تو اوسط اس سے زیادہ ہوگی۔ نہری آباد قطعوں میں کپاس بہت محنت سے پیدا کی جاتی ہے اور فی ایکڑ قریب ۷ من اوسط حاصل ہوتی ہے۔

جبکہ یہ درست ہے کہ دنیا بھر میں جس رقبہ میں گنا اور نیشکر کی کاشت ہوتی ہے اُس میں سے آدھا رقبہ ہندوستان میں گنا کے زیر کاشت ہے اور ہندوستان کی کل میزان پیداوار دنیا کی میزان پیداوار کا نصف حصہ ہے اور فی ایکڑ صاف کردہ چینی کی پیداوار قریب ۴۹ من فی ایکڑ ہے جبکہ جزائر ہوائی میں ۱۰۰ من صاف کردہ چینی فی ایکڑ حاصل ہوتی ہے اور جزائر ویسٹ انڈیز میں قریب ۸۰ من فی ایکڑ پیدا ہوتی ہے۔

بیان کیا جاچکا ہے کہ ہندوستان میں سینگوں والے گھریلو جانور تمام ممالک سے زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اُن کی قیمت بہت قلیل ہے جس حال کہ انگلستان اور امریکہ میں اچھی دودھ دینے والی گائے کی قیمت ہندوستانی اسی درجہ کی گائے سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگریزی یا امریکن گائے ہندوستانی گائے سے زیادہ دودھ دیتی ہے اور اُس کے دودھ میں زیادہ مکھن ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم ہندوستانی گائے کی قیمت اُس کے دودھ کے لحاظ سے دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اسکی قیمت پوری ہو جاتی ہے جتنا دودھ کے جو وہ روزانہ دینے کے قابل ہے بہت زیادہ ہے۔ اور نیز ہندوستانی گائے کے دودھ میں سب سے کم مکھن نکلتا ہے۔ مغربی گائے ان دونوں باتوں کے لحاظ سے بہتر اور افضل ہے اور اسی لئے اُن کی قیمت ہندوستانی گائیوں سے تجاوز کردہ ہے۔ لیکن اگر ہم حقیقت کو زیادہ عمیق نظری سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ درحقیقت ہم ہندوستانی گائے کے لئے زیادہ قیمت ادا کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اُس سے بمقابلہ اُس کی قیمت اور روزانہ پرورش اخراجات کے بہت کم حاصل ہوتا ہے۔ ان معنوں میں ہندوستانی گائے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

تذکرہ بالا چند مثالوں سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ جبکہ ہندوستان مختلف اجناس کی پیداوار میں سرکردہ اور سبقت بردہ ہے تو وہ بجانب دیگر فی ایکڑ فی کس پیداوار کے لحاظ سے دیگر مہذب ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ اس کمی کی وجہ سے ناقص طریق کاشت اور بعض دیگر اسباب جو کاشت کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی اس کمزوری کی حقیقت اور اصلیت کو معلوم کرنے کے لئے یہ لازم ہوگا کہ اُس کے تمام اسباب پر گہری نظر سے غور کیا جاوے۔ یہ امر مسلّمہ طور پر ہے کہ کسی ملک کی دولتمندی اُس کے افراد کی دولتمندی پر منحصر ہے۔ اگر اُس ملک کے لوگ افلاس میں مستغرق ہونگے تو پھر اُس ملک کو مفلس اور غریب کہینگے۔ ہندوستان کی سالانہ فی کس اوسط آمدنی بہت قلیل ہے سنہ ۱۹۰۱ء میں اس کا اندازہ لگایا گیا تھا اور اس وقت تیس روپیہ سالانہ فی کس تھی۔ لیکن ہندوستان نے گذشتہ بیس سال میں حیرت انگیز ترقی کر دکھائی ہے۔ اعلیٰ سالانہ فی کس ۰۰۰۰ آمدنی میں بہت سا اضافہ واقع ہوگیا ہے اور نیز عوام الناس کا درجہ معاشرت پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ چند ماہران علم الاقتصاد کا گمان ہے کہ اوسط آمدنی فی کس قریب ۵۰ روپیہ تک بڑھ گئی ہے اور ساہوکاروں کی آمدنی ۱۰۰ روپیہ سالانہ فی کس ہے۔ لیکن یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ ہندوستان کی آمدنی فی کس بہت قلیل ہے اور بعض انفرادی حالتوں میں اس قدر کم ہے کہ لوگ اپنی اشد ضروریات زیست بدشواری تمام حاصل کرتے ہیں۔ اس سے ایسی حالت میں ہم اُن سے یہ توقع ہرگز نہیں کرسکتے کہ وہ اپنی ضروریات اور تعیشات مہیا کرسکیں۔ اگر ہم کسی شخص کی آمدنی معلوم کرنا چاہیں تو ہمیں بالآخر دولت کی طرف متوجہ ہونا پڑیگا۔ مردم شماری ۱۹۲۱ء میں معلوم کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں بہتر فی صدی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کا معاش انحصار زراعت پر ہے۔ یاد رہے کہ جو اشیا مختلف عاملین پیدائش کے عمل سے پیدا ہوتی ہیں اور اُن پیدا کردہ اشیاء کا میزان ان جملہ عاملین پیدائش کے درمیان منقسم ہوتا ہے۔ آپ نے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کل میزان پیداوار

چھپا ہوا تیار ہے - (باقی آئندہ)　　ایچ اے پی سی جی (؟)

ایک نادر موقع

یہ موقع ہرگز دوبارہ نہ دیا جائیگا

دے صاحبان جو سستے اور مضبوط قابل اطمینان اور پائیدار جوتے خریدنا چاہتے ہیں - اس موقع کو ہرگز کھو نہ دینگے بلکہ فوراً نصف قیمت سے بھی کم قیمت پر خرید لینگے قیمت تخفیف کرنے کی غرض یہ ہے کہ منڈی سے جو جوتوں کا موجودہ اسٹاک فروخت ہو جائے نصف سال زائد گذرا ہے کہ نقش خوبصورت اور ڈھنگ پر تیار کیا ہے - اصل قیمت مبلغ تین روپیہ لیکن اب صرف خاص طلب کے واسطے فی جوڑا مبلغ دو روپیہ فروخت کیا جائیگا - لہذا ہر ایک پریچرز ٹیچرز اسکول کے طلباء کے لئے طلب فرمائے رعایتی قیمت موجودہ مال فروخت ہونے کے بعد اس نرخ پر بھی آرڈر درس روپیہ جوڑا لئے جائینگے۔

نوٹ - ہمارے کارخانہ میں علاوہ منڈی سے جوتے کے ہر قسم کا دیگر چمڑے کا سامان بنے ہوتے - بوٹ - ہینڈبیگ بیلٹ - سیٹ بیگ - سوٹ کیس بستر بند رونڈ آس چمڑے کے ٹرنک - بندوق کے غلاف - زین - ساز قسم کے پوشش و گھوڑے وگاڑی کا سامان پٹی ڈوری روری بٹوے بمبئی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و کم قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہے۔ سکول کے طلباء یتیم خانے کے واسطے خاص رعایت کیجاتی ہے۔

آرمی پولیس اکوپمنٹ سپلائی کمپنی کانپور

تصحیح

اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ اول کالم اول پانچویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں شبہ جاں کی جگہ شبہ خوباں پڑھیں۔ نیز نویں شعر کے پہلے مصرعہ میں تو جو کے بعد بے پڑھیں۔

نصیر از کرنال

منور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

اُردو ٹریکٹ

تحفۃ المصلحین - اس مختصر رسالہ میں پرہیزگاری کے اصول بتائے گئے ہیں صفحہ ۲۰ - ۳ پائی

تحقیق الواقعات اناجیل - انجیلوں میں بیان کردہ واقعات کی تحقیق اور اناجیل کی حقیقت صفحہ ۱۲ - ۳ پائی

سورج کی روشنی بھیتر آنے دو - سکھ سادھو اور ایک جوان کا قصہ رنگین تصویر صفحہ ۲۸ - ۳ پائی

اعتماد در سنگوئی - دو بھائیوں کی کہانی جو کہ جھوٹ کی بے اعتباری کو ظاہر کرتی ہے صفحہ ۱۶ - ۳ پائی

شریر باغبان - انجیل میں شریر باغبان کی تمثیل اور اس کا مطلب صفحہ ۴۶ - ۳ پائی

انگلستان کا بیان - زمانہ قدیم کے انگریزوں کے عجیب و غریب حالات اور موجودہ زمانہ کی ترقی صفحہ ۱۰ - ۳ پائی

اُردو قطع

یہ قطع بڑی سائز کے ہیں اور چاروں طرف خوبصورت بیلدار حاشیہ اور درمیان میں خوشخط آیات لکھی ہیں۔ دیواروں پر چسپاں کرنے کے لئے نہایت ہی موزوں ہیں تھوڑا اسٹاک باقی ہے۔

بائبل کی باتیں - اس میں پرانے عہد نامہ کے دس احکام اور نئے عہد نامہ کی دس باتیں درج ہیں قیمت ۲ر

خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا وغیرہ یوحنا ۳: ۱۶ کی پوری آیت جلی قلم سے کاغذ رنگین ار

خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا - وغیرہ اعمال ۱۶: ۳۱ کی پوری آیات رنگین حروف میں - ار

یسوع مسیح فرماتا ہے وغیرہ متی ۱۱: ۲۸ کی تمام آیات رنگین کاغذ پر ار

یسوع نے کہا وغیرہ - رنگین کاغذ پر یوحنا ۱۴: ۶ کی تمام آیات ار

ملنے کا پتہ:-

سکریٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

برنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہرا دار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان - لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے اساتذہ لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے - لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

بورڈنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۵ء سے ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ ۲۰ سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک ورنیکلر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا نرخ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ انہیں جو لڑکا ماہوار ۸ سے ۱۰ تک کما سکتا ہے ... مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

ایڈیٹر ڈبلیو - جے کلارک صاحب ایم اے منیجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔